اندھا بہرا اور مردہ کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید یعنی زرا سی وضاحت

خواتین وحضرات

اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد آپ جان لیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس انسان کو اندھا بہرہ اور مردہ کہا ہے۔جن کے دل پر اللہ تعالیٰ کی آیات اثر نہیں کرتیں۔ اور انکھوں والے لوگ وہ ہیں۔جو قرآن پاک کو سچ ماننے والے ہوتے ہیں۔۔۔

آئیں بہرے گونگے اور اندھے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ایسے لوگ عقل سے پیدل ہوتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔ زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔ یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔ جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔ یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔ تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔ یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔ یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔ تو مرتد نہ ہوتے۔

جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے۔ وہ اندھا ہے۔۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے۔ اور پھر پوچھا کہ کیا وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ ایک انسان وہ ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔ اور دوسرا وہ ہے۔ جو اندھا ہے۔ یعنی جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے۔ وہ بھی اندھے کی طرح ہے۔

کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا سچا علم جاننے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

جس طرح ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر عربی میں پڑھ رہے ہیں۔ کیا اس طرح ہم قرآن پاک کا سچا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ یا قرآن پاک کے سچے علم سے اندھے بنے رہیں گے۔

سورہ زمر آیت 9 کا دوسرا حصہ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول فرماتے ہیں۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ یعنی جس کے پاس تعلیم ہوگی وہی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکے گا۔ یاد رہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت ہے۔ صرف علم والے ہی نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ جس سے تعلیم یافتہ لوگ ہی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں کہ کن لوگوں کے پاس آنکھیں ہیں۔ اور کون لوگ اندھے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل آیات 71 تا 72 پارہ 15 میں فرماتے ہیں ''جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستے سے بہت بھٹکا ہوا''

خواتین وحضرات!!

اب ہم قرآن پاک سے وہ آیات تلاش کریں گے اور ان لوگوں کو دیکھیں گے جو دنیا میں اندھوں کی طرح رہتے ہیں اور جو قیامت میں بھی اندھے ہی رہیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی دیکھیں گے جو دنیا میں آنکھوں والے ہیں۔ اور قیامت والے دن بھی وہ کامیاب ہوں گے۔

یہ کون لوگ ہیں کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں اندھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں آنکھوں والے ہیں۔

خواتین وحضرات!!

جن لائنوں کو میں انڈرلائن کررہی ہوں۔ان کو قرآن پاک سے دکھاؤں گی۔تاکہ مرتد اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔یعنی ایک اندھا اور بہرہ اور مردہ اچھی طرح واضح ہوجائے۔ان آیات میں مرتد بننے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

<u>یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرا کردیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں</u> بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہوگئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کررکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی <u>جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کردیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔</u>اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کردیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے یعنی فرقہ پرست جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقے کی بعض باتوں کی اطاعت کریں گے۔یہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کردیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہوگئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کررکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی یعنی فرقہ پرستوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کردیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی یعنی اپنے فرقے کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کردیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کردیتا ہے''۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔جو لوگ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کردیتا ہے''۔یعنی یہ لوگ اھدنا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔

جولوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں یعنی نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔تو انہیں مرتد کہا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی تعلیمات پر بھی عمل کریں گے۔کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی بھی اور چیز کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔تمام فرقے اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں

مرتد کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو ہدایت سمجھنے کے باوجود قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرنے والے کو مرتد کہتے ہیں۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔یعنی کافر تھی۔رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔اور مسلم بن گئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔یعنی مسلم نہیں رہیں گے۔ان آیات میں مرتد کو پھر جانے والا کہا گیا۔یعنی جس کسی راستے سے قرآن پاک کی طرف آیا تھا۔قرآن پاک سے پھر کر پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے لگا۔یعنی نام نہاد مفسر کی اطاعت کرنے لگا۔اور مرتد ہو گیا۔

سورہ اعراف آیات 202 تا203 پارہ9

آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو قرآن پاک کو اپنی آنکھیں سمجھتے ہیں۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا203 پارہ9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنا لیا۔آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔

یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ایمان لانے والوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔اس پر ایمان لاتے ہیں

۔یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔
یا مرتد ہو چکے ہیں۔اندھے بہرے اور مردہ ہو چکے ہیں یعنی کسی نام نہاد مفسر یعنی فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہماری آنکھیں کہا۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے۔وہ اندھا ہے

❁ سورہ انعام۔آیت 105۔پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں۔یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

❁ سورہ انعام۔آیات 104 تا 106۔پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔مگر وہ آنکھوں کو پالیتا ہے۔اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے او رمشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئی وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کر سکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے زریعے ممکن ہے۔قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔وحی کی اطاعت کرو۔تینوں مثالوں میں غور کریں۔تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔قرآن پاک کے ساتھ کسی کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جولوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ الجاثیہ۔آیات 19 تا20۔پارہ نمبر25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ولی ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جولوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو ظالم ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔اور جولوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔یقیناً پرہیزگاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔ان آیات میں قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کے صفاتی ناموں سے پکارا گیا۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ جاثیہ۔آیات 22 تا23۔پارہ25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔تاکہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ یعنی مرتد اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش کو اپنا خدا بنالیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

رسول ﷺ فرمایا۔کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

سورہ یوسف۔آیات108۔پارہ13

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔اس راستے پر ہیں۔اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب

وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہو گئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

- سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔ جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔ آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ ان کے لیے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں کو ختم کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور یہ پرہیزگار لوگ ہیں کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔ آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔ اُن کے لیے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔ رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے۔ یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔ یہ مرتد ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ یعنی منافق لوگ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو کافر ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں جو مرتد ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں اور منافق بھی فرقہ پرست ہیں۔ ان آیات میں پرہیزگاروں کو یعنی کامیاب ہونے والوں کو بہت اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

- سورہ طٰہٰ۔ آیات 116 تا 127۔ پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہٰذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر

شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔آخران دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستران پر ظاہر گئے۔تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھران کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا،تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جوکوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جوکوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔تو اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کیئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

ان آیات میں مرتد لوگوں کا حشر بیان کیا گیا ہے۔جو دنیا میں زلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ فرقہ پرست یعنی مرتد لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ان کی زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے اندھا رہنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہوجائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے زریعے خبردار کیا ہے۔مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکار نہیں سنتے۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جس کے زریعے رسول ﷺ نے ہمیں خبردار کیا۔مگر جو بہرے لوگ ہیں۔وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔

- سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہاہوں اور بہرے پکارکونہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے زریعے خبردار کیا ہے۔مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکارنہیں سنتے۔

یہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو اس کو سنتے ہیں وہ ایمان والےاورمسلم ہیں۔ اورجواس آوازکونہیں سنتے ۔وہ مرے ہوئے لوگ ہیں۔بہرے لوگ ہیں۔جن کورسول ﷺ گمراہی سے نکال کر ہدایت نہیں دے سکتے

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کونہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچاسکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کرفرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جومرتد ہیں یعنی فرقہ فرقہ پرست ہیں ۔وہی اندھے بہرےاورمردہ ہیں۔

سورہ الانعام۔آیات 46 تا 49۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو! تمھاری کیا رائے ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے کان اورتمہاری آنکھیں چھین لے۔اورتمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دلا دے گا دیکھو ہم کس طرح مختلف انداز میں تمہیں اپنی آیات سمجھاتے ہیں اور یہ پھر بھی منہ موڑ لیتے ہیں آپ ﷺ کہیے کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آجائے یا اعلانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا اور ہم تو رسولوں کو بشارتیں دینے اور ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ایمان لے آیا اوراس نے اپنی اصلاح کرلی تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔اورجن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو ان کی نافرمانی کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو اپنے فرقوں پر قائم ہیں۔

ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمارہے ہیں ک اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لےاورتمہارے دلوں پر مہر لگادے یعنی نہ تم سن سکو نہ تم دیکھ سکو اور نہ تم سمجھ سکو تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسا ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لادے گا۔

پھر دوسری مثال کیلئے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آئے یا اعلانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا!!

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہر فرقہ پرست ان باتوں کا جواب یہی دے گا۔کہ وہ زات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کو صرف ڈرانے اور خوشی کی باتیں بتانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ہماری آیات کو مان لے اور اپنی اصلاح کرلے تو ایسے ہی لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

سورہ انعام۔آیات 50 تا 51۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں یعنی مرتد ہیں کہ انہوں نے اس چیز یعنی قرآن کی اطاعت نہیں کی بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔اور یہ کیا لوگوں کو بتا رہے ہیں۔قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

سورہ اعراف آیات 175 تا 179 پارہ نمبر 9

ان لوگوں کے سامنے اس کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور وفکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں بہت سے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔اور اس کی حالت کتے کی طرح ہو گئی۔کیونکہ وہ

زمین والوں کی طرف جھک گیا۔اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکاتا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ

ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جھٹلانے لوگ خود پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

نوٹ۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔ اور اس کی حالت کتے کی طرح ہوگئی۔ کیونکہ وہ

زمین والوں کی طرف جھک گیا۔ اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔ تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔ مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔ اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا۔ اب جو لوگ بھی قیامت تک ایسا کریں گے۔ وہ گمراہ ہوں گے اور کتے ہوں گے۔

کیونکہ اندھے بہرے اور مردہ لوگ ہیں۔ ایسے جن اور انسان صرف جہنم میں جانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ اور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

- سورہ انعام۔ آیات 25 تا 27۔ پارہ 7

ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کان لگا کر تمہیں سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں جس کی وجہ سے وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے وہ تمام معجزے بھی دیکھ لیں۔ تو اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ حتی کہ جب وہ تمہارے پاس آ کر تم سے جھگڑتے ہیں تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ سچ کو قبول کرنے سے دوسروں کو روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔ وہ صرف خود کو ہلاک کر رہے ہیں۔ مگر انہیں اس کا شعور نہیں آپ دیکھیں گے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش کہ ہم کو دنیا میں واپس بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے دیے ہیں تاکہ وہ آپ کی بات کو سمجھ نہ سکیں آپ انہیں کوئی بھی معجزہ دکھا دیں یہ کبھی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ بلکہ یہ تو آپ ﷺ سے آ کر جھگڑتے ہیں اور کفر کرنے والے قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ خود بھی سچ کو قبول نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اس حرکت سے وہ آپ ﷺ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ وہ اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں پتہ نہیں۔ آپ وہ وقت دیکھیں گے جب انہیں دوزخ کے کنارے کھڑا کیا جائے گا اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ایسی کوئی صورت ہو کہ ہم دنیا میں واپس چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اندھے بہرے اور مردہ یعنی جن کے دلوں پر پردہ ہے۔ یعنی مرتد لوگوں کا زکر ہے

جو حال آپ ﷺ کے دور کے کافروں کا تھا۔ وہی آج بھی کا فر یعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کا ہے۔ انہیں قرآن پاک کی کوئی آیت دکھاؤ۔ تو اس سے ہدایت حاصل کرنے کے بجائے اس کے بارے میں کوئی کہانی سنانی شروع کر دیں گے۔ یعنی اس آیت کا تعلق اس کہانی سے ہے۔ اس آیت کی تاریخ ہے۔ یہ اس لیے اُتری تھی یہ اُس کے لیے اُتری تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے شریک بنالیں گے۔ اس طرح ہر فرقے نے مختلف آیتوں کے لیے کہانیاں بنا رکھی ہیں۔ جو بس پہلے دور کے لوگوں کے لیے آیات ہیں۔ اور فرقہ پرست ایسی حرکتوں سے تو جیسے بلکل پاک صاف ہیں۔ جیسے یہ قرآن تو صرف گنتی کے چند لوگوں کے لیے آیا تھا۔ خبردار سن لو کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اور یہ قیامت تک کے لیے آیا ہے۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو بھی قرآن پاک کو نہیں سنے گا۔ وہ مرتد ہے۔ چاہے وہ فرقہ پرست کسی بھی دور میں ہوں۔ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ اس بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے۔ نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ اندھیرا اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں یعنی جو مرتد ہیں۔ آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو مرتد لوگوں پر اثر نہیں کرتی۔

اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد لوگوں نے آپ ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا کسی سخت ہے۔

سورہ ہود۔ آیات 18 تا 24۔ پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبردار رہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں۔

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے یعنی مرتد لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی۔قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی۔کیونکہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تو قرآن پاک ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔مثلاً تم قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے۔خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔لہذا فرقے کے نام نہاد مفسر سے سمجھو۔یہ وہ نام نہاد مفسر ہیں جو اسلام اور ایمان والے نہ تھے۔اور نہ ان کو ان الفاظ کے مطلب پتہ تھا۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے۔جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اسکی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے صالح اعمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو فرقہ پرستوں کا ہے۔جو مرتد ہے۔اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بناتے ہیں۔دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت والا اور ان کے اعمال ہیں صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ اعراف۔آیات 196 تا 198۔پارہ 9

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کو ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمھیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اور اندھا مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں اس لیے کہا گیا ہے جب لوگوں کو رسول ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

ہم قرآن پاک سے جان چکے ہیں اندھے اور بہرے لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو مرتد ہیں نبی ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا ولی وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا ولی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔وہ نہ تو تمھیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

یہ تو ان لوگوں کا رویہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کیلئے لوگوں کا تھا کیا ہم لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کیا اسی طرح قرآن پاک کو نہیں پڑھتے، ہم کیا سن

رہے ہیں کیا سمجھ رہے ہیں ہم کیا پڑھ رہے ہیں ہمارا رویہ بہروں اور اندھوں کی طرح نہیں ہے!! کیا ہم اللہ کی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا ہم اندھے اور بہرے ہیں یا ہدایت یعنی قرآن پاک والے ہیں؟

رسول ﷺ کو ولی تو اللہ تعالیٰ تھا۔ ہمارا ولی کون ہے۔قرآن پاک یا فرقے ؟

انہی آیات کو اب میں تفصیل کے ساتھ پیش کر رہی ہوں تا کہ آپ جان جائیں کہ اندھے بہرے لوگ مرتد یعنی فرقہ پرست لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک کی طرف نہیں آتے حالانکہ رسول ﷺ انہیں قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔ ذرا آپ فرقہ پرستوں کو یعنی مرتدوں کو دیکھیں کہ وہ قرآن پاک کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ رسول ﷺ انہیں قرآن پاک کے ذریعے کیا بتا رہے ہیں اس کا انہیں کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فرقہ پرست یعنی مرتد قرآن پاک کھول کر رسول ﷺ کو دیکھ رہیں ہیں۔ مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ اور جو لوگ گھروں میں قرآن پاک کھولتے ہیں۔ وہ بھی ان مرتدوں کی اطاعت کرنیوالے ہیں۔ قرآن پاک تو رسول ﷺ کی آواز ہے۔ تصویر ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلائیں گے۔

اور جو قرآن پاک کی آواز نہیں سنتے۔ گویا وہ رسول ﷺ کو نہیں دیکھتے۔

آئیں انہی آیات کو دوبارہ قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ تا کہ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی حالت آپ پر واضح ہو جائے۔

سورہ اعراف۔ آیات 189 تا 205 پارہ 9

وہی تو ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ تا کہ وہ اس کے پاس آرام پائے۔ پھر جب اس سے قربت کی۔ تو اسے ہلکا سا حمل ہوا۔ پھر وہ اس کو لیے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے۔ تو دونوں مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جوان کا رب ہے۔ کہ اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ دیا تو ہم تمھارے شکرگزار ہو ں گے۔

پھر جب اُس نے انہیں تندرست بچہ دیا۔ تو وہ دونوں اس میں سے جو انہیں دیا اللہ تعالیٰ کے شریک بنانے لگے۔ اُس میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے پس اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے۔ جو اس کے شریک بناتے ہیں۔ کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں۔ جو کچھ بھی نہیں پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ خود مخلوق ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں۔ تو تمھاری اطاعت نہ کریں گے۔ تمھارے لیے برابر ہے کہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

بیشک وہ لوگ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمھارے جیسے غلام ہی ہیں۔ پس تم ان کو بلاؤ تو چاہیے۔ کہ وہ تمھیں جواب دیں۔ اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں۔ جن سے یہ چلتے ہیں۔ یا ان کے ہاتھ ہیں۔ جن سے وہ پکڑتے ہیں۔ یا ان کی آنکھیں ہیں۔ جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بلا لو۔ پھر میرے خلاف تدبیر کرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔

بلا شبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

بے شک جو لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ چھو جاتا ہے۔ تو وہ یاد کرتے ہیں پھر اُسی وقت دیکھنے لگتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے بھائی انہیں گمراہی میں لے جاتے ہیں۔ اور پھر وہ کوئی کمی نہیں کرتے۔

اور جب آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں۔ تم نے خود ہی کوئی معجزہ کیوں نہ انتخاب کر لیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اپنے رب کو یاد کرو۔ دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور بغیر آواز بلند کیے ہوئے اپنے رب کو صبح اور شام کو یاد کرو۔ اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ بے شک جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی غلامی سے تکبر نہیں کرتے۔ اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔فرقہ پرست نہ جانے کس کس کو اپنا ولی بناتے ہیں۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں۔اور نیک لوگوں کا ولی بھی اللہ تعالیٰ ہے۔جس نے انسان کی ہدایت کے لیے قرآن پاک نازل کیا ہے۔جو ایمان والوں کی آنکھیں ہے۔اس طرح ایمان والے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔اور ہر لمحہ اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔جبکہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔اور اپنے نام نہاد مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔اور اُسی کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جس بچے کو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔پھر وہ اسے فرقہ پرست بنادیتے ہیں۔گویا اس بچے کی پیدائش میں فرقہ پرستوں کا بھی حق ہے۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 45 تا 48 پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ حائل کردیتے ہیں۔جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن (بوجھ) ہے اور جب آپ قرآن میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں اب وہ راستہ نہیں پاسکتے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں آپ ﷺ کے زمانے کے مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے یعنی جو قرآن پاک کے مطابق آخرت کو نہیں مانتے لہذا اللہ تعالیٰ ان کے کان بھی بند کردیتے ہیں

ان لوگوں نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی بہت مددگار سمجھ رکھے تھے۔اس لئے جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا صرف اکیلئے ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگ نفرت سے پیٹھ پھیر کر جاگ جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا سننے کیلئے کان لگاتے ہیں اور سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کررہے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے کہ آپ ﷺ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں یعنی یہ لوگ ایسا اپنا راستہ بھول چکے ہیں کہ اب وہ راستہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ صرف قرآن کی بات اس لئے سننا چاہتے تھے کہ وہ کوئی اعتراض کی بات ڈھونڈیں لہذا ایسے لوگ جو قرآن پاک سے ہدایت پانے کے بجائے اعتراض کی باتیں ڈھونڈتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایک خفیہ پردہ ڈال دیتے ہیں چونکہ ان کی نظر اور دل میں اللہ تعالیٰ کی کوئی عزت نہیں ہوتی لہذا اللہ تعالیٰ بھی اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے کان نصیحت سننے سے بند کردیتے ہیں تا کہ وہ کچھ نہ ہی سمجھیں اللہ تعالیٰ کو بھی ان کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت ہیں۔

خواتین و حضرات!

یہ لوگ نبی ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو کردیا ہے کیونکہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک میں کرتے ہیں۔اور جو نبی ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں وہ بھی اکیلے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ذکر کرتے ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں ہوتی ۔لہذا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یہ صرف لوگ اس لئے کان لگاتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ذکر ہو کسی کی اطاعت کا ذکر ہو مگر ایسے لوگوں کو قرآن پاک میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔لہذا پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک میں ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر خوش ہوتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کا زکر سننا چاہتے ہیں۔رسول ﷺ نے تو قرآن پاک میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔یعنی توحید بیان کی ہے۔

خواتین و حضرات!

حیرانگی کی بات یہ ہے۔ کہ آج بھی جو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔ فرقہ پرست یعنی مرتد اس کو جادو زدہ سمجھتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 88 تا 98۔ پارہ 15

آپ ﷺ کہیے۔ کہ اگر تمام انسان اور جن سب مل کر قرآن پاک جیسی کوئی کتاب لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے۔ چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں جائیں۔ اور ہم نے اس قرآن پاک میں لوگوں کیلئے ہر طرح کی مثال مختلف طریقوں سے بیان کی ہے مگر اکثر لوگوں نے اسے تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک آپؐ ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ جاری کردیں یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر آپ اس میں نہریں جاری کردیں یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرادیں جیسے آپ کا دعویٰ ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو سامنے لے آئیں یا آپ کا سونے کا گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک آپؐ ہمارے لئے ایک کتاب نہ لائیں جس کو ہم پڑھ لیں۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ان سے کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ان سے کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے یقیناً وہ اپنے غلاموں سے باخبر دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاسکتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے سوا آپ کوئی ولی نہ پائیں گے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھا منہ اندھے، گونگے اور بہرے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی ہم اسے ان پر اور بھڑکا دیں گے یہ ان کا بدلہ ہے کیونکہ وہ ہماری آیات سے کفر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ جب ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ان لوگوں کو اندھا، بہرہ اور گونگا کہا گیا ہے جو رسول پاک ﷺ سے معجزہ طلب کرتے ہیں چونکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے وہ معجزات کے ساتھ آئے لیکن آپ ﷺ کی نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ کو مسترد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا رسول ﷺ قرآن پاک کی بہت تعریف فرماتے ہیں کہ قرآن پاک ایسی کتاب ہے جسے تمام انسان اور تمام جن مل کر بھی بنانا چاہیں تو اس جیسی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں مگر لوگوں نے قرآن پاک کو قبول نہیں کیا قرآن پاک کو قبول کرنے کیلئے معجزے مانگے۔

خواتین وحضرات!

اس کیلئے میں اسی کتاب یعنی قرآن پاک میں بہرے، اندھے اور گونگے کسے کہتے ہیں کی مثال دینا چاہوں گی کہ آپ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک نہ ماننے والوں یعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کو کس کس طرح مردہ، بہرہ اور اندھا کہا ہے کیسے کیسے بات کو تفصیل سے بیان کیا ہے کیسی کیسی مثالیں پیش کی ہیں اور قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والے کو زندہ دیکھنے والا اور سننے والا کہا ہے کیا اتنی آیات میں مردہ، بہرہ اور اندھا کو سمجھنے کیلئے ابھی آپ کو کچھ اور بھی درکار ہے ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آیات کی تفسیر اور تشریح کیلئے خود ہی کافی ہے اس کی مثال کیلئے یہی میری ایک کتاب ہی کافی ہے کس طرح اللہ مردہ، بہرہ اور اندھا کو مختلف مثالوں کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ قرآن پاک کو نہ سمجھنے والا ایسا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگ قرآن کو سچ ماننے کیلئے آپ سے مختلف قسم کے معجزے طلب کر رہے ہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے جتنے پیغمبر کتاب لے کر آئے تو کتاب پر عمل درآمد کرنے کیلئے لوگوں کو معجزہ دکھانے کی ضرورت پیش آئی لیکن قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ مسترد کر دیا اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کر دیا آپ ﷺ نے لوگوں کے معجزات طلب کرنے کی صورت میں جواب دیا کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہوں لوگوں کے پاس جب ہدایت یعنی قرآن آگیا تو اس کو ماننے سے کس چیز نے روکا ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح رسول ہوسکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جواب یہ ہے کہ اگر زمین میں فرشتے زندگی بسر کرتے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتے کو رسول بنا کر بھیجنا تھا مگر زمین پر چونکہ انسان بستے ہیں لہذا انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اور اس بات کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

وہ لوگ بھی مرتد تھے اور آج بھی فرقہ پرست مرتد قرآن پاک کو جھٹلا کر ہر وقت معجزے ثابت کرتے ہیں۔ دونوں کے صرف ایکشن میں فرق ہے۔ دونوں معجزوں کے طلب گار رہیں۔

ان آیات میں اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے یعنی مرتد جہنم میں ڈالے جانے والے ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو قرآن پاک کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ذرہ ذرہ ہو کر ختم ہو جائیں گے تو کیا پھر ہمیں پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے ہوتے غور کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پیدا کرنے والی بے شمار مثالیں دی ہیں ان میں غور کرتے تو اس بات کو سمجھ لینا تھا مگر انہوں نے قرآن پاک کی آیات کو نہ مانا اور نہ سمجھا اور ایسے ہی مر گئے تو ایسے ہی لوگ جہنم میں جانے والے ہیں اور یہی لوگ جہنم میں اوندھے منہ اندھے بہرے اور گونگے بنا کر پھینکے جائیں گے یہ ان کی سزا ہے قرآن پاک کو نہ سمجھنے کی حالانکہ تمام معجزے طلب کرنے کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ پھر بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ ایک کتاب نہ لائیں جسے وہ پڑھیں گے۔

خواتین وحضرات!

آج صرف ایک بات کا جواب دیں ہم بھی معجزوں کا طلب گار رہیں یا قرآن پاک کے طلب گار رہیں دونوں کا انجام آپ کے سامنے ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔ لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی۔ تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔ کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔ سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔ یا ان پر عذاب آ جائے۔ اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔ اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آ گیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں او آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ کہف۔ آیات 100 تا 108۔ پارہ 15

اور وہ دن ہو گا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔ جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔ تو کیا یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔ یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔ جنھوں نے کفر کیا تھا۔ اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔ جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ

سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنھوں اپنے فرقوں کے نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے پیچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 2 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ انبیاء۔آیات 1 تا 10۔پارہ 17

لوگوں کے حساب کا وقت آ پہنچا ہے اور وہ ابھی تک غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں جب بھی ان کے ان رب کے طرف سے کوئی نصیحت یعنی کتاب آتی ہے تو اسے سن لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ظالم خفیہ مشورے کرتے ہیں کہ کیا یہ تمہارے جیسا انسان نہیں پھر تم دیکھتے ہوئے بھی جادو میں کے پاس کیوں آتے ہو۔رسول ﷺ نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات جانتا ہے وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات ہیں بلکہ رسول ﷺ نے اسے خود ہی بنالیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے ورنہ اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسا کہ پہلے رسول بھیجے گئے تھے اس سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ معجزے دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان انبیاء کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے ان سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں!

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بھیجنے والی کتاب کی ضرورت اہمیت اور مقصد کو سختی اور شدت سے واضح کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے جبکہ لوگوں کو کوئی فکر ہی نہیں ہے جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے تو اسے سن تو لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا سلوک دکھا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن تو لیتے ہیں مگر وہ جن کاموں میں مصروف ہوتے ہیں ان میں ویسے ہی مصروف رہتے ہیں اور ان کو چھوڑتے نہیں ہیں یعنی اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آتے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نعمت سے اپنے اصلاح نہیں کرتے نصیحت کو نہیں سمجھتے ان کے دل اسقدر غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ وہ جانتے نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں یہ سلوک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ہوتا ہے اب جو رویہ رسول کے ساتھ اختیار کرتے ہیں وہ دکھایا جا رہا ہے پہلے اجتماعی بات ہو رہی تھی اب رسول ﷺ کے بارے میں جو خفیہ مشورے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہ بتا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہ رسول تم جیسا انسان نہیں ہے جب لوگ یہ بات جانتے ہیں تو پھر نہ جانے اس کے جادو میں کیوں پھنس جاتے ہیں لوگوں نے مزید یہ بھی کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات جیسی کتاب ہے بلکہ پیغمبر نے اسے خود ہی بنالیا ہے یہ ایک شاعر ہے اگر یہ نصیحت اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہوتی تو اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسے پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے تب یہ میری نصیحت کو کونسا مان لیتے تھے ان لوگوں کا رویہ ان لوگوں جیسا ہی تھا وہ معجزے دیکھ کر کونسا ایمان

لے آتی تھی پھر اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کرنے کیلئے اور قرآن پاک کو امر کرنے کیلئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر آئے وہ مرد ہی تھے اگر آپ لوگ نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لیں۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی کتابوں کا نام بھی نصیحت تھا نصیحت والوں سے پوچھنے کا مطلب ہے جو ان کتابوں کو پڑھنے والے ہیں ان سے پوچھ لو کہ پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ سب مرد تھے وہ کھانا کھاتے تھے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ تھے جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی تو ہم نے ان سے کیے وعدے کو سچا کیا۔ رسول کے ساتھ ساتھ جس کو بچانا چاہا بچالیا اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے تمہارے لئے ہی نصیحت ہے تو کیا تم اتنی سے بات بھی نہیں سمجھتے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کر کے قرآن پاک کو امر کر دیا ہے اور ان آیات میں رسول ﷺ لوگوں کو ایک جواب دیتے ہیں کہ میرا اللہ خوب جانتا ہے جو زمین و آسمان کی ہر بات جانتا ہے۔

سورہ الحج۔ آیات 42 تا 51۔ پارہ 17

اگر یہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر ان کو پکڑا میرا عذاب کیسا تھا پس کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اس لئے کہ وہ ظالم تھیں اور آج وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں کتنے ہی کنویں بے کار اور کتنے ہی اونچے اونچے محل ویران پڑے ہیں کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں آندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں یہ لوگ عذاب کیلئے جلدی مچا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا مگر تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوا کرتا ہے کتنی ہی بستیاں ہیں جو ظالم تھیں میں نے پہلے ان کو مہلت دی پھر پکڑ لیا اور سب کو واپس تو میرے پاس ہی آنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تمہیں واضح خبردار کرنے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لے آئیں اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کی بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرتدوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اندھا ان لوگوں کو کہہ رہے ہیں جن کے دل اندھے ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو عذاب کیلئے بے چین ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے عذاب کیلئے وعدے کا دن مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کتنی ہی بستیاں تھیں جو ظالم تھیں پہلے میں نے ان کو مہلت دی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا آخر کار انہیں واپس تو میرے پاس ہی آنا ہے۔ پھر رسول ﷺ قیامت تک آنے والے ایمان والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ میں بے شک واضح خبردار کرنے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لے آئے اور صالح عمل کیے ان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور بہترین رزق ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہے وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی مختلف فرقوں کے بارے میں رسول ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں کہ اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے لوگ بھی یہی کرتے چلے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والوں کو لوگوں نے اس طرح ہی جھٹلایا ہے پہلے تو ان جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا کتنی بستیاں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہو گئیں اس لئے کہ وہ ظالم تھیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ جو تمام رسولوں کے دور میں پائے جاتے ہیں۔ کہ جو رسول کے لائے اللہ تعالیٰ کے پیغام پر ایمان نہیں لاتے۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ ایمان والے صرف وہ ہوتے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو مان لیتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھاتے ہیں۔ وہ جہنمی ہوتے ہیں۔

رسول ﷺ کے لائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ریجکٹ کر کے فرقے بنا لیے گئے ہیں۔ اور رسول ﷺ کو اس طرح جھٹلا دیا گیا ہے۔

سورہ انفال۔ آیات 20 تا 24 پارہ 9

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں۔ یقیناً وہ

خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے اگر اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے تو وہ انہیں ضرور سننے کی توفیق دیتا اگر وہ ان کو سنواتا تو وہ بے رخی کے ساتھ منہ پھیر جاتے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشنے والی ہو یعنی قرآن اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مرتد یعنی بہرا کہہ رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگر وہ سنتے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

خواتین وحضرات!

ہم پہلے ایمان کو سمجھیں گے تا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی سمجھ میں آجائے سورہ محمد کی پہلی تین آیات پارہ نمبر 26 کے مطابق ایمان والے لوگ وہ ہیں جو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں واپس اپنی آیات کی طرف چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایمان والے یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں ہم نے سنا مگر وہ سنتے نہیں ہیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے اگر اللہ تعالیٰ جانتے کہ ان لوگوں میں ذرا سی بھی بھلائی ہے۔ تو وہ ان کو قرآن پاک سننے کی توفیق ضرور دیتے اگر اللہ تعالیٰ ان کو قرآن سنواتے بھی تو انہوں نے منہ موڑ لینا تھا اے لوگو جو ایمان والے ہو یعنی اللہ کی آیات کو ماننے والے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو زندگی بخشنے والی ہو یعنی قرآن اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اسے کے دل کے درمیان موجود ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے کہہ رہے کہ تم بھی مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی طرح نہ ہو جانا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگر وہ مرتدوں کی طرح نہیں سنتے۔

سورہ انعام۔ آیات 33 تا 39۔ پارہ 7

ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں پس درحقیقت یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پس اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کی ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تم کو پہنچ چکی ہیں تاہم اگر لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس معجزہ لاؤ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا جاہلوں میں سے مت ہونا۔ بیشک قبول تو وہ لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں۔ رہے مردے تو انہیں اللہ ہی قبروں سے اٹھائے گا پھر واپس لائیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ نازل کر دے لیکن ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اور زمین میں جتنے چلنے والے جانور ہیں اور جتنے پرندے اپنے پروں سے اڑتے ہیں سب تمہاری طرح کی قسمیں ہیں ہم نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ سننے والا انسان اور مرتد یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ سننے والا انسان اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول کرنے والا ہے ورنہ وہ مرتد ہے یعنی مردہ ہے اور ایسے مرے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لائے جائیں گے ایسے لوگوں نے کہا کہ اس نبی پر پہلے انبیاء کی طرح معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ ﷺ کہہ دیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی سا بھی معجزہ نازل کر دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے یعنی کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ زمین پر جتنے چلنے والے حیوانات ہیں اور آسمان پر اڑنے والے پرندے ہیں یہ انسانوں کی طرح کی ہی اقسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے وہ اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے کیا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے یہ معجزے نظر نہیں آتے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں یعنی مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ اندھیرے میں اسی طرح نظر نہیں آتا جس طرح ایک اندھے کو نظر نہیں آتا جو لوگ

اللہ تعالیٰ کی آیات پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اسے جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے اور اندھے ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھے راستے کی راہنمائی کردیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

لبیک کہنے والے تو سیدھا راستہ پالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیں گے۔

خواتین وحضرات!

چونکہ یہ لوگ نبی ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے جیسے پہلے انبیاء کے ساتھ معجزے آئے تو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں ان لوگوں نے معجزے لانے والے انبیاء کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تھا اور انہوں نے صبر کیا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کررہے ہیں اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے بلکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں اور یہی کچھ معجزہ کے ساتھ آنے والے انبیاء کی ساتھ بھی کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے معجزے کا اتارنا مسترد کرتے ہوئے فرمایا تاہم اگر تم سے لوگوں کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کوئی طاقت ہو تو آسمان یا زمین سے ان لوگوں کیلئے معجزہ لانے کی کوشش کرو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کردیتا لہذا ان کی باتوں پر دھیان نہ دو اللہ کی آیات پر لبیک کہنے والے تو وہ لوگ ہیں جو سننے والے ہیں سمجھنے والے ہیں اور معجزے طلب کرنے والے لوگ تو مردہ ہیں ان کو اللہ قیامت والے دن خود ہی اٹھائے گا۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی قدر نہ کی۔

خواتین وحضرات!

آج بھی آپ کو قرآن پاک سے فیض حاصل کرنے والے لوگ نہیں ملیں گے معجزوں کی پرستش کرنے والے لوگ ملیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے معجزے مسترد کرچکے ہیں۔

- سورہ انعام۔ آیت 122۔ پارہ 8

کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور اس کیلئے روشنی بنائی۔ اس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا ہے۔ کیا وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں ہو۔ کہ اُن میں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ زندہ اور مردے کی بات کررہے ہیں۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے یعنی جو انسان قرآن کی روشنی میں چلتا ہے وہ زندہ ہے اور جو قرآن پاک کی روشنی کے بغیر ہے وہ اندھیرے میں ہے یعنی مردہ ہے۔

قرآن پاک ایک جدید معاشرے اور جدید تعلیم کی تربیت کرتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی رات دن اللہ تعالیٰ کے ہونے والے معجزوں کو سمجھ سکتا ہے یہ دنیاوی معجزے اتنے ہیں جو کہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتے صرف آج کل جغرافک چینل کو ہی دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نئی نئی کہانیاں انسان پر روز کھلتی ہیں لہذا ایک تعلیم یافتہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیمات پر عمل کرے تو یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل عبادت کی طرح ہی ہیں اس لئے ان کو نیک اعمال یا اعمال صالح کہا جاتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتے ہیں ”جو ایمان لائے اوو صالح اعمال کرتے رہے ان کیلئے جنتیں ہیں“ یعنی جنہوں نے اللہ کی آیات کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی یہ صالح اعمال ہیں۔ جو اعمال اللہ تعالیٰ کی باتوں کی روشنی میں کئے لہذا ان کیلئے جنتیں ہیں۔ اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں جو تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں سے نکل نہیں سکتے۔ اس طرح کافروں کو ان کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اندھیرے والا انسان اور روشنی والا انسان برابر نہیں ہیں۔ روشنی والا انسان قرآن پاک والا ہے۔ اور اندھیرے والا انسان مرتد یعنی فرقہ پرست ہے۔

- سورہ بقرہ۔ آیات 87 تا 89۔ پارہ نمبر 1

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور روح پاک یعنی انجیل سے اس کی مدد کی۔ پھر جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے تکبر کیا ایک جماعت کو جھٹلا دیا اور ایک گروہ کو قتل کرڈالا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ نہیں بلکہ لعنت بھیج دی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگئی ہے

۔جوان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جوان کے پاس موجود تھی اوراس سے پہلے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کافروں پر فتح کی پھر جب وہ قرآن آگیا جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اس کا کفر کر دیا خدا کی لعنت ہو کفر کرنے والوں پر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مرتد یعنی نہ سمجھنے والے دلوں والے لوگ یعنی ایسے لوگ جن کو نہ کچھ نظر آتا ہے اور نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان کے دل نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہے ہیں ان کا انکار کی وجہ سے کہ وہ کم ہی اسے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے اس کے باوجود کہ یہ کتاب یعنی قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے جب قرآن نہیں آیا تھا تو اس وقت لوگ جو تورات اور انجیل والے فرقوں میں بٹے ہوئے لوگ تھے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس ایسی کتاب آجائے وہ اسے مانیں گے اور اس طرح وہ جھوٹے لوگوں پر فتح پالیں گے یعنی فرقوں میں بٹے ہوئے لوگوں پر فتح حاصل کرلیں گے مگر جب ان کے پاس قرآن آگیا اور انہوں نے اسے پہچان بھی لیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا لعنت ہو انکار کرنے والوں پر اللہ رب العالمین کی۔

خواتین وحضرات!

اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی کوئی رسول یعنی کتاب لاتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہے وہ لوگوں کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔تو لوگ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا اس کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرتے ہیں اب دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ کے پاس سب سے زیادہ معجزے تھے اور روح پاک یعنی انجیل سے بھی مدد کی

خواتین وحضرات

اللہ کی کتاب کو کس طرح روح کہا جاتا ہے اس کیلئے سورہ شوریٰ کی دو آیات 51و52 دیکھیں۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو معجزے اور انجیل دے کر اس کی مدد کی مگر لوگوں کے کیا رنگ ڈھنگ ہیں کہ جب رسول ان کی خواہش کے خلاف کوئی چیز لاتا ہے یعنی کتاب تو یہ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا نبی ہی قتل کر دیے گئے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے چونکہ قرآن پاک لوگوں کی خواہش نفس کے مطابق نہیں ہے لہذا لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر اپنی اپنی پسند کے فرقوں میں شمولیت اختیار کرلی اور ہم سب کے دل قرآن پاک کی طرف سے غلافوں میں ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرسون پر پر لعنت ڈال رکھی ہے اور ہم فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور ہم پر عذاب در عذاب آرہے ہیں مگر قرآن کی طرف نہیں جاتے شاید قیامت کا انتظار کر رہے ہیں۔ایک بہت بڑے عذاب کا انتظار جس سے پھر نجات کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی سوائے اس طرح کے پچھتاوے کے جو انسان سورہ انعام آیت 27 پارہ نمبر 7 میں کرتا ہے آپ دیکھیں گے کہ جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ایسی صورت ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تو ہم تیری آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں گے اور اسے ماننے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 44۔پارہ 24

اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عربی بنا دیتے تو لوگ کہتے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیوں نہیں کیا گیا۔یہ کیا کہ کتاب تو عجمی زبان میں ہو اور مخاطب عربی ہوں ان سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس کیلئے تو یہ کتاب ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے یہ ان کیلئے کانوں کی ڈاٹ ہے اور آنکھوں کی پٹی ہے ان کا حال تو ایسے ہے جیسے ان کو دور جگہ سے پکارا جا رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بہرہ اور اندھا کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی باتوں کو نہیں مانتے یعنی مرتد لوگ یعنی فرقہ پرست لوگ۔اور جو قرآن پاک کی باتوں کو مانتا ہے ان کے لئے تو یہ قرآن ہدایت اور شفا ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ قرآن پاک کے مرتد یعنی فرقہ پرست وہ اندھے اور بہرے لوگوں کی طرح ہیں ان کا حال تو ایسے ہے جیسے کوئی انہیں دور سے پکار رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ ہم لوگ ہیں یہ بہرے اور اندھے ہم لوگ ہیں ہم جانتے ہیں کہ قرآن ہمیں پکار رہا ہے مگر ہمارا حال ایسے ہے کہ جیسے کوئی بہت دور جگہ سے پکار رہا ہو مثلاً ہم سے جب کوئی بہت دور سے بات کرتا ہے ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بات کر رہا ہے مگر ہم اس کی بات سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں پوری بات کو سمجھ نہیں پاتے اس طرح ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک ہدایت کیلئے آیا ہے مگر جس طرح ہم اسے عربی میں پڑھتے ہیں وہ ہماری زبان نہیں ہے لہذا ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو سمجھ نہیں پاتے اور اپنی گمراہی والی بیماریوں

میں مبتلا رہتے ہیں اور ہمیں شفا نہیں ملتی جس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ پاکستان تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اس لئے کہ ہم نے قرآن کی ہدایت چھوڑ کر فرقوں کی ہدایت کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن کو اردو میں سمجھنے کی اہمیت اور فضیلت بیان ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں اس کتاب کو عربی کے بجائے دوسری زبان میں نازل کرتا تو لوگوں نے کہنا تھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ کتاب تو دوسری زبان میں ہے اور مخاطب عربی قوم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس زبان میں ہے وہ لوگ تو اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم اس قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو اردو ترجمے کے ذریعے سیکھیں گے تاکہ اس کی تفصیلات کو سمجھ سکیں اور اس کی تفصیلات کو سمجھ کر ہدایت اور شفا حاصل کر سکیں۔

سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلا شبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے۔یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔یا ہم آپؐ کو وہ عذاب دکھا دیں۔جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔آپؐ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی بات کر رہا ہے بہرہ اور اندھا اس کو کہہ رہے ہیں جو کوئی رحمٰن یعنی اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ایسے بہروں اور اندھوں کیلئے اللہ تعالیٰ شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کاش اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ وہ لوگ کہیں گے جو دنیا میں رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کئے ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ پچھتانے والے لوگوں سے کہے گا کہ آج تمہیں ان باتوں سے کیا حاصل ہونے والا ہے تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں بس آپؐ اسکو مضبوطی سے تھامے رکھیے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے یعنی قرآن پاک بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہم سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

کیا جب اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھیں گے۔اپنی نصیحت کے بارے میں پوچھیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟؟ کہ ہم تو مرتد تھے یا کہیں گے اندھے اور بہرے تھے یا کہیں گے کہ فرقے کے نام نہاد مفسر نے قرآن پاک سے روک رکھا تھا۔اس لیے قرآن پاک کا کچھ پتہ نہیں۔آپ کیا جواب دیں گے؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 2 تا 5۔پارہ 24

یہ قرآن رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں یہ قرآن خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے پس آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک علم والے لوگوں کے لیے ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ مرتد یعنی بہرہ اور غلافوں والا دل اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی خوشخبری اور ڈرانے والی باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ جن باتوں کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں ان سے ہمارا دل غلافوں میں ہے یعنی ایسی باتوں سے ہمارا دل پردے میں ہے یعنی جس قرآن کی طرف آپؐ ہمیں بلاتے ہیں ہمارا دل ان باتوں کو سمجھنے والا نہیں ہے یا ہمیں ایسی باتوں کی سمجھ نہیں آتی ہم بہرے ہیں یہ لوگوں کا جواب ہے کہ ہم بہرے ہیں آپ کے درمیان اور ہمارے درمیان ایک دیوار ہے یعنی قرآن پاک نہ ماننے والے لوگ بڑی ہی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ اپنی خوش فہمیوں کی دیوار توڑ کر قرآن پاک کی طرف نہیں آتے بلکہ جواب دیتے ہیں کہ آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اپنا کام کریں گے یعنی نہ آپ ہمیں تنگ کریں نہ ہم آپ کو تنگ کرتے ہیں یعنی قرآن پاک کی طرف نہ آنے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس جو علم ہے باپ دادا کے راستے کا وہ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک میں غور کرتے ہیں تو سب سے بڑی بات جو ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے آخر ہم کیسے عجیب لوگ تھے جو تعلیم کی مخالفت آج تک کرتے آئے ہیں کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان والا نہیں بنا جا سکتا چاہے وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اور کوئی بھی ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تعلیم کتنی ضروری ہے اور قرآن پاک کو اردو میں سمجھنا یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنا کتنا ضروری ہے۔

سورہ فرقان۔ آیات 41 تا 44۔ پارہ نمبر 19

اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو کیا آپ ﷺ اس کے وکیل ہو سکتے ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ مرتد یعنی فرقہ پرست بہرے اور نہ سمجھنے والے لوگ جانوروں سے زیادہ گمراہ ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہے آج بھی آپ مختلف فرقوں والے لوگوں کو دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنی خواہش کی آڑ میں اپنے نفس کو خدا بنا رکھا ہے قیامت والے دن ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر ہے اور کون بھٹکا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جب آپؐ کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو اس نے تو ہمیں گمراہ کر دینا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو خود ہی سمجھ جائیں گے کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا تھا کون گمراہ تھا۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔ تا کہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مرتد یعنی فرقہ پرست یعنی بہرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے

کہانیاں سناتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو نیک عمل کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ احقاف۔ آیات 24 تا 26۔ پارہ 26

پھر جب انہوں نے ایک بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ وہی ہے جس کیلئے تم جلدی مچا رہے تھے یہ آندھی ہے۔ اس میں دردناک عذاب ہے اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا پس وہ صبح کو ایسے ہوگئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا اس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے ان کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دے رکھے تھے مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اسی چیز کے پھیرے میں وہ آگئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اندھا اور بہرہ اسے کہا ہے جن کی آنکھیں اور کان ان کے کسی کام نہ آئے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ نافرمان تھے

سورہ فرقان۔ آیات 70 تا 73۔ پارہ نمبر 19

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے اور صالح اعمال کرتا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو قرآن پاک کی نصیحت کو ماننے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرنا بلکہ قرآن پاک میں غور و فکر کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس پر غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ یعنی مرتد اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے پاک نہیں ہوتے،۔جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سورہ مومن۔آیات 56 تا 59۔پارہ 24

بے شک جو لوگ کسی سند کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں ان کے سینوں میں تکبر بھرا ہوا ہے مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں ہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں بس اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوجائے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح اعمال کرے۔اور بدکار برابر نہیں۔مگر تم لوگ کم ہی غور وفکر کرتے ہو یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آنکھوں والا وہ ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اور دوسرا اندھا یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط غلط کہانیاں بنا کر پیش کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی بات سے خوش ہوکر بخش دیں گے اور کسی بات سے ناراض ہوکر اعمال برباد کردیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر سراسر الزام ہیں بہتان ہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتادیا کہ یہ آنکھوں والا ہے اور یہ اندھا ہے سب کچھ سمجھا دیا ناانصافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی بات کے خلاف اپنے وعدے خلاف کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میں بدکار اور صالح ایمان والے کو ایک جیسا کردوں گا؟ مگر تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو۔

خواتین وحضرات!

اندھا بدکار ہے اور آنکھوں والا ایمان والا صالح ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے وہ آنکھوں والا اور صالح ایمان والا ہوگا اور اس کے مقابلے میں مرتد یعنی فرقہ پرست اندھا ہے کیونکہ قرآن سے اندھے انسان کے تمام اعمال برباد ہوجائیں گے اور ان کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑنے والے لوگ ہیں۔

سورہ جاثیہ آیت 19 تا 20 پارہ 25

یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔کہ جنہوں برائیاں کمائیں۔ہم ان کو اُن لوگوں کے برابر کردیں گے۔جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے جینا اور مرنا ایک جیسا ہوگا۔جو لوگ یہ فیصلہ کرتے ہیں ۔وہ بہت برا کرتے ہیں۔

سورہ جاثیہ۔آیات 22 تا 23۔پارہ 25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔تاکہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کردیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اَب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے

جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

سورہ الجاثیہ آیات آیات 6 تا 11 پارہ 25

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔ جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے ۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔ پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔ تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔ یہی لوگ

ہیں۔ جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔ اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں کفر کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ فرقہ پرست جو رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں ان آیات میں اُس رویے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ لوگ چاہے رسول ﷺ کے دور کے ہوں یا ہمارے دور کے ہوں یا قیامت کے قریب کے کسی دور میں پائے جاتے ہوں۔ اسے تمام فرقہ پرستوں کا انجام دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔ جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔ پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔ تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔ اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔ ان آیات میں بھی آپ نے ایک مرتد کو دیکھا۔

سورہ یاسین۔ آیات 2 تا 11۔ پارہ 22

قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی کہ آپ ﷺ یقیناً رسولوں میں سے ہو سیدھے راستے پر ہو جو غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے تا کہ تم خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبردار نہ کئے گئے تھے اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر لوگ عذاب کے مستحق بنے ہوئے ہیں اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے انہیں اب کچھ نظر نہیں آتا ان کیلئے برابر ہے تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو یہ نہیں مانیں گے تم تو صرف اس شخص کو خبردار کر سکتے ہو جو نصیحت یعنی قرآن کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اسے بخشش اور اجر کریم کی خوشخبری سنا دیجئے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ غفلت میں پڑے ہوئے اندھے لوگوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار سکتے ہیں جو قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے ایسے انسان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور اجر کی خوشخبری ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اُندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا

کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی مرتد یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ اور ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ یعنی مسلم ہوتے ہیں۔ جبکہ ظالم یعنی مرتد فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔ اور مسلم نہیں ہوتے۔ بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے مرتد یعنی فرقہ پرستوں پر پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے گا۔ اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

سورہ اعراف۔ آیات 60 تا 64۔ پارہ 8

اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے قوم مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں

اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جس کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے آئی ہے جو تم میں سے ہی ہے۔ تا کہ تمہیں خبردار کرے اور تم پرہیزگار بن جاؤ تا کہ تم پر رحم کیا جائے پھر انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو اور جو کشتی میں سوار تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے غرق کر دیا کیونکہ وہ اندھے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کہہ رہے ہیں کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ کیا تمھیں تعجب ہے کہ ایک انسان کے زریعے نصیحت آئی ہے۔ تا کہ تم ڈر جاؤ یا خبر دار ہو جاؤ۔ تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ نصیحت اللہ تعالیٰ کی کتاب کا صفاتی نام ہے۔ اور یہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کو اس طرح جھٹلایا گیا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانا رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آیات سے اندھا بننا یعنی مرتد بننا رسول کو جھٹلانا ہے۔ جیسا کہ نوحؑ کی قوم نے کیا۔ اب اگر ہم قرآن پاک سے اندھے بنیں گے۔ تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ

لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔جو انسان ایمان والا ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔جب کہ اُسکا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو مرتد ہیں َجو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔جن میں روزانہ اضعافہ ہورہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اور اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔وہ مرتد ہیں۔وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں دشمن ہیں مجرم ہیں۔مشرک ہے ظالم ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔اور دوزخی ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور مرتد رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا

عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔وہی مرتد ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کررہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کرلیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔

خواتین وحضرات

کیا یہ نام نہاد مفسر جو خود کو قرآن پاک کی تفسیر کرنے والا کہتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ ہم نے قرآن پاک کو تفسیر سے بیان کیا ہے۔تفصیل سے بیان کیا ہے۔وضاحت سے بیان کیا ہے۔مثال کے لیے اسی کتاب کو ہی دیکھ لیں۔کیا اللہ تعالیٰ نے اندھے بہرے اور مردہ لوگوں کے لیے کیسی کیسی مثالیں دیں ہیں۔ابھی تفسیر کی کوئی کیا ضرورت ہے۔

یہ نام نہاد مفسر تو وہ لوگ ہیں۔جن کو تفسیر یا تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں ہے۔آپ لوگ ہی انصاف کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا تو کیا اس بات کی تشریح یہ ہے۔کہ فرقے مظبوطی سے پکڑلو۔اور قرآن پاک کو ساری زندگی اندھوں کی طرح پڑھو۔اور جو نام نہاد قرآن پاک کا غلط مطلب نکالیں۔اس پر سر جھکادو۔

یہ نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی آیت کی تشریح کی ہے۔کیا تشریح اسطرح ہوتی ہے۔یاضد یا دشمنی۔فیصلہ آپ لوگ خود کریں۔

احاطہ کتاب

سارا قرآن پاک ہم سے اس طرح بات کرتا ہے۔کہ آپ ﷺ کہہ دو یعنی رسول ﷺ ہم سے کہتے ہیں۔ یعنی ہمیں بتاتے ہیں۔ یعنی ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اوراس قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ ہمارے درمیان قیامت تک رہیں گے۔۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جس کے زریعے رسول ﷺ نے ہمیں خبردار کیا۔مگر جو بہرے لوگ ہیں۔وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہاہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہاہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔
رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے زریعے خبردار کیا ہے۔مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکار نہیں سنتے۔

یہ قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو مرتد ہیں یعنی فرقہ فرقہ پرست ہیں ۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ اس قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ ہمارے درمیان قیامت تک رہیں گے۔۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کربھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم یعنی فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔